

زندگی کی کلیت

ہم میں سے بیشتر لوگ زندگی کے کسی چھوٹے سے حصے سے بندھے رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اسی کے واسطے وہ کلیت کی تلاش کر لیں گے۔ ہم اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھنے کی پوری لمبائی اور چوڑائی کی پہیاں کر لینا چاہتے ہیں۔ اور محض کر لینا چاہتے ہیں اس کے دونوں کناروں پر پھیلے ہوئے ہرے بھرے میدانوں کے حسن کو۔ ہم ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے ہیں۔ ہم ایک چھوٹے سے پردے پر تصویر بناتے ہیں اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم نے زندگی کو جان لیا ہے، موت کے مطلب کو سمجھ لیا ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ زندگی کو سمجھنے کے لیے ہمیں باہر آنا ہوگا۔ لیکن اس تنگ کھڑکی والے کمرے کو چھوڑ کر باہر آنا اور ہر چیز کو اندازے، برائی، پسندیدگی یا ناپسندیدگی سے عاری ہو کر اس کی حقیقی شکل میں دیکھنا نہایت مشکل ہے۔ ہم میں سے بیشتر لوگوں کا لفظ نظر ہے کہ جزو کی مدد سے کل کو حاصل کر لیں گے۔ ہم ایک ہی تیلی کی مدد سے پورے پھیے کو سمجھ لینا چاہتے ہیں، لیکن ایک پھیے کی ایک تیلی پورا پھیہ نہیں بناتی، کیا بناتی ہے؟ اس کے لیے تو ہست سی تیلیاں چاہتیے۔ ایک دری اور ایک چکا بھی چاہتے، تب جا کر ایک پورا پھیہ بنتا ہے۔ ہمیں جس طرح پھیے کو

پورے طور پر سمجھنے کے لیے اسے پورا دیکھنا ہوگا، اسی طرح اگر ہم زندگی کو صحیح معنوں میں سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے پورے عمل کو سمجھنا ہوگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ سب سمجھ رہے ہوں گے۔ یہ یونہ تعلیم کا کام آپ کو اپنی غیر منقسم زندگی کو سمجھنے میں مدد کرنا ہے، صرف روزی روٹی کے حصول کے لیے تیار کرنا یا آپ کی شادی، آپ کے بچے، آپ کا یہم، آپ کی عبادتیں، آپ کے چھوٹے چھوٹے دیوتا وغیرہ کے روایتی موضوعات سے محض آپ کو متعارف کرنا دینا نہیں ہے۔ صحیح طرح کی تعلیم کے لیے بہت زیادہ ذکاوت اور داخلی نظر کی ضرورت ہے اور اسی لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ اتنا دا زندگی کے اس غیر منقسم عمل کو سمجھنے کے لیے خود کی تربیت کرے، نہ کہ آپ کو کسی پر انے یا نئے انداز کے مطابق پڑھا بھر دے۔

زندگی پر اسرار ہے۔ یہ وہ راز نہیں جسے آپ کتابوں میں پا سکتے ہیں یا جس کے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔ یہ وہ راز ہے جس کا اکٹھاف خود ہی کرنا ہوتا ہے اور اسی لیے یہ نہایت سنجیدہ موضوع ہے کہ آپ زندگی کی اس چھوٹی، تنگ اور معمولی دکھنے والی شکل کو سمجھیں اور اس سے باہر آئیں۔

اگر آپ بچپن ہی سے اس زندگی کو سمجھنا شروع نہیں کرتے ہیں تو آپ کی زندگی اندر ہی اندر بھیانک بن جائے گی۔ آپ اندر ہی اندر جامد، جوش سے عاری اور خالی بنتے جائیں گے، بھلے ہی آپ باہر سے دولت مند ہو جائیں، قیمتی کارکی سواری کر لیں اور مغرب و دو سیع و عریض آسمان کو دیکھیں۔ یہ آپ اسی وقت کر سکیں گے جب آپ کے دل میں محبت ہو، جسمانی یا روحانی محبت نہیں، بلکہ صرف محبت جس

کا مطلب ہے، پرندوں، درختوں، بچوں سے پیار کرنا، استادوں اور والدین سے محبت کرنا اور اس سے بھی آگے بڑھ کر دنیا کے تمام انسانوں سے محبت کرنا۔

اگر آپ ابھی سے ہی خود اس محبت کی تلاش نہیں کرتے تو یہ آپ کی زندگی کا ایک عظیم حادثہ ہوگا۔ اگر آپ ابھی سے ہی محبت کو نہیں جانیں گے تو پھر آپ اسے بھی نہیں جان سکیں گے۔ کیونکہ جیسے آپ بڑے ہوتے جائیں گے، محبت آپ کے لیے نہایت بدشکل ہوتی جائے گی اور یہ ایک جاندار یا کاروباری چیز کی شکل میں رہ جائے گی۔ جسے خریدا اور بھیجا سکے۔ لیکن اگر آپ اپنے لگائے ہوئے درخت سے محبت کرتے ہیں، اس جانور کو پیار سے تھپٹھپاتے ہیں جو بھٹک گیا ہے، تو آپ بڑے ہونے پر اپنے چھوٹی کھڑکی والے چھوٹے سے کمرے میں نہیں رہیں گے، آپ اسے چھوڑ دیں گے اور تمام زندگی سے محبت کرنے لگیں گے۔

محبت تو حقیقت ہے۔ یہ جذباتیت یا ایسی چیز نہیں ہے جس کے لیے روایا جائے، یہ کوئی جذبہ نہیں ہے۔ محبت میں جذباتیت بالکل نہیں ہوتی۔ یہ ایک نہایت سنجیدہ اور اہم موضوع ہے جسے آپ پیچن سے ہی سمجھیں۔ ممکن ہے آپ کے اساتذہ اور آپ کے والدین اس محبت کو نہیں جانتے ہوں۔ اسی لیے انہوں نے ایک ایسے بھیانک سماج کی تعمیر کی ہو جو مسلسل نہ صرف اپنے آپ سے مصروف جنگ ہے بلکہ دوسرے سماجوں کے غلاف بھی لٹڑ رہا ہے۔ ان سارے دھرم، ان کے سارے فلسفے اور ان کی ساری مثالیت باطل ہیں، کیونکہ وہ محبت سے عاری ہیں۔ وہ صرف زندگی کا ایک حصہ دیکھ رہے ہیں، وہ اپنی چھوٹی سی کھڑکی میں سے دیکھ رہے ہیں جہاں سے بھلے ہی وہ دلفریب اور وسیع منظر دیکھ لیں لیکن وہ پوری زندگی کی وسعت تو نہیں ہے۔ محبت کے گھرے احساس کے بغیر آپ زندگی کی مکمل

شکل کا مشاہدہ نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے آپ ہمیشہ دکھی بننے رہیں گے اور زندگی کے آخر میں آپ کو کچھ را کھا دیں گے اور غالباً لفظوں کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

سوالی: ہم شہرت کیوں چاہتے ہیں؟

کرشن مورتی: آپ مشہور ہونا کیوں چاہتے ہیں؟ میں اس کا سبب بتا سکتا ہوں۔ لیکن کیا آپ آخر میں مشہور ہونے کی خواہش ترک کر دیں گے؟ آپ اس لیے مشہور ہونا چاہتے ہیں کہ آپ کے چاروں طرف سماج کا ہر شخص مشہور ہونا چاہتا ہے؛ آپ کے والدین، آپ کے اساتذہ، آپ کے گرو، آپ کے یوگی سب شہرت چاہتے ہیں۔ اسی لیے آپ بھی ایسا چاہتے ہیں۔

ہم مل کر اس بات پر غور کریں کہ انسان کیوں مشہور ہونا چاہتے ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مشہور ہونا ایک فائدے کی بات ہے اور اس سے آپ کو بڑا سکھا حاصل ہوتا ہے۔ کیا نہیں ہوتا؟ اگر آپ پوری دنیا میں مشہور ہو جائیں تو آپ خود کو انتہائی اہم شخص سمجھنے لگتے ہیں اور اس سے آپ میں جاودا فی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ مشہور ہوں اور دنیا بھر کے لوگ آپ کے بارے میں باتیں کریں، کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ اپنے آپ میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ داعلی طور سے آپ میں کوئی قوت نہیں ہے، وہاں کچھ بھی تو نہیں ہے۔ اس لیے آپ اس باہری دنیا میں شہرت چاہتے ہیں۔ اگر آپ میں یہ داعلی قوت ہے تو آپ کے لیے اس بات کی اہمیت تی نہیں رہ جاتی کہ آپ مشہور ہیں یا نہیں۔

خارجی دنیا میں دولت مند اور مشہور ہونے کے مقابلے میں یہ داعلی قوت حاصل کرنا بہت ہی زیادہ مشکل ہے۔ اس کے لیے انتہائی احتیاط اور گہری بیداری

کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ میں تھوڑی صلاحیت ہو اور آپ اس کا استعمال کرنا جانتے ہوں تو آپ مشہور ہو سکتے ہیں، لیکن یہ داعی قوت اس طرح نہیں حاصل ہو سکتی۔ داعی قوت کے لیے من کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے اور شہرت کی خواہش وغیرہ سطحی چیزوں کو ایک طرف کر دینا ہوتا ہے۔ داعی قوت کا مطلب ہے تنہ کھڑے رہنا لیکن جو شخص شہرت چاہتا ہے وہ اکیلے کھڑے ہونے کا حوصلہ ہی نہیں کر سکتا، یونکہ وہ لوگوں کی چالپوی اور ان کی اچھی رائے پر ہی مختصر رہتا ہے۔

سوالی: جب آپ جوان تھے تو آپ نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں آپ نے کہا تھا، یہ لفظ میرے نہیں، میرے گرو کے ہے۔ پھر اب آپ ہم سے کیوں خود سوچنے کا اصرار کرتے ہیں؟ اور آپ کے گرو کون تھے؟

کرشن مورتی: کبھی بھی خیال میں نہ بندھنا زندگی کی سب سے مشکل ریاضت ہے۔ یونکہ بندھنے کا مطلب ہے منجمد ہونا۔ اگر آپ کے پاس عدم تشدد کی مثال ہے تو آپ اس مثال کو لے کر جامد ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب سوالی پوچھرہے ہیں، آپ نہیں خود سوچنے کو کہتے ہیں اور یہ آپ نے جو لڑکپن میں کہا تھا، اس کے خلاف ہے۔ آپ اپنی رائے پر قائم کیوں نہیں ہے؟

قائم رہنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ سچ مجڑا ہی اہم سوال ہے۔ قائم رہنے کا مطلب ہے ایسا من رکھنا جو تبدیلی کو قبول نہ کرے اور جو کسی یقینی طریقے سے ہی سوچتا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم باہم مخالف باتیں نہ کریں، آج کچھ کہیں اور کل اسی کے خلاف۔ ہم یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک قائم، اٹل من کیا ہے۔ ایسا من قائم کہلاتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ، میں نے کچھ بننے کی قسم کھالی ہے اور میں اب تمام زندگی یہی بننے کی کوشش کروں گا، لیکن یہ نہایت جامد من ہے یونکہ یہ ایک فیصلے پر پہنچ

گیا ہے اور اس کے مطابق ہی جیسا چاہتا ہے۔ یہ اس انسان کی طرح ہے جو اپنے چاروں طرف ایک دیوار کھڑی کر کے اسی میں اپنی زندگی گزارنے جا رہا ہے۔

یہ نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں اسے ضرورت سے زیادہ آسان بنانے ہوں لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا۔ جب ہمارا من اس طرح جامد ہو جاتا ہے تو وہ مشینی بن جاتا ہے اور تخلیق کی بیداری، اس کی چمک اور اس کا حسن کھو دیتا ہے۔ وہ ایک یقینی گھیرے میں کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سوال کا ایک پہلو ہوا۔

دوسرا پہلو ہے، میرا گرو یا اس تاد کون ہے؟ آپ اس کے حقیقی مطلب کو نہیں جانتے۔ یہ نہایت بخوبی ہے۔ آپ نے سنا ہے نہ، ایسا کہا گیا ہے کہ جب میں بچھ تھا تو میں نے ایک کتاب لکھی تھی اور ان صاحب نے اس میں سے کچھ سطر میں نکال لی ہیں جن کا مطلب ہے کہ میرے گرو نے اسے لکھنے میں میری مدد کی تھی۔ تھیو سو فٹ لوگوں کی طرح ہی کچھ فرقے ایسے ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ بہت دور تھا ہمارا یہ میں گرو یا مہاتما قیام کرتے ہیں، جو دنیا کے لوگوں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں۔ اور یہ صاحب جاننا چاہتے ہیں کہ وہ گرو کون ہے۔ آپ بڑی احتیاط سے سئیں یونکہ یہ آپ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

کیا اس بات کی بہت اہمیت ہے کہ مہاتما یا گرو کون ہے؟ اصلی اہمیت تو زندگی کی ہے۔ گرو، ماسٹر، رہنماء، استاد کی نہیں جو آپ کے لیے زندگی کی تشریح کرتے ہیں۔ آپ کو، صرف آپ ہی کو تو اپنی زندگی کو سمجھنا ہے۔ آپ ہی تو دھجی ہو رہے ہیں، آپ ہی تو بدحالی میں یہیں، پیدا ہونے، مرنے اور دکھ کا مطلب بھی تو آپ ہی کو سمجھنا ہے۔ دوسرا کوئی بھی آپ کو یہیں بتا سکتا۔ دوسرے تو صرف تشریح کر سکتے ہیں لیکن ان کی تشریح ایک دم گمراہ کن، ایک دم باطل ہو سکتی ہے۔

اس لیے شگی ہونا اچھا ہے کیونکہ اس سے آپ کو اپنے لیے یہ جاننے کا موقع تو ملے کا کہ آپ کوچ مجھی گرو کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ آپ اپنے لیے خود روشنی بنیں۔ آپ خود اپنے گرو اور خود اپنے شاگرد بنیں۔ آپ استاد اور شاگرد دونوں بنیں۔ گرو تو تب وجود میں آتا ہے جب آپ خود زندگی کے ممکن عمل کو سمجھتے، اس کی تحقیقت کرنا، اس کی تلاش کرنا بند کر دیتے ہیں اور ایسے گرو کی کوئی اہمیت نہیں؛ تب آپ مردہ ہیں اس لیے آپ کے گرو بھی مردہ ہیں۔

سوالی: انسان فخر کیوں کرتا ہے؟

کرشن مورتی: جب آپ کچھ اچھا لکھتے ہیں، جب آپ کھیل میں جیت جاتے ہیں یا کسی امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو کیا آپ فخر محسوس نہیں کرتے؟ کیا آپ نے کبھی کوئی نظم لکھتی ہے یا کوئی تصویر بنا لی ہے اور اسے کیا اپنے دوست کو دکھایا ہے؟ اگر آپ کا دوست کہتا ہے، یہ بہت ہی خوب صورت نظر ہے، یا یہ تصویر بہت حسین ہے، تو کیا آپ خوش نہیں ہوتے؟ آپ نے کوئی خوب صورت چیز بنائی اور کسی نے اس کی بہت تعریف کی تو کیا آپ خوشی محسوس نہیں کرتے ہیں اور یہ ٹھیک بھی ہے۔ لیکن آپ دوسری بار تصویر بناتے ہیں یا نظم لکھتے ہیں یا کمرہ صاف کرتے ہیں تو اس وقت بھی آپ چاہتے ہیں کہ کوئی شخص آئے اور یہ کہے کہ آپ کتنے اچھے لڑکے ہیں۔ اگر اس وقت کوئی نہیں آتا ہے تو پھر آپ نظم لکھتے ہیں، نہ تصویر بناتے ہیں اور نہ کمرہ صاف کرتے ہیں۔ اس طرح آپ دوسروں کی تعریف سے حاصل ہونے والے سکھی گرفت میں پلے جاتے ہیں، یہ بڑی سیدھی سی بات ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ جیسے جیسے آپ بڑے ہوتے جاتے ہیں، آپ وہی کام کرتے ہیں جنہیں کہی لوگ چاہتے ہیں، پسند کرتے ہیں۔

آپ بھلے ہی کہیں، میں یہ کام گرو کے لیے کر رہا ہوں، اسے میں ملک کے لیے کر رہا ہوں، یہ میں انسانی سماج کے لیے کر رہا ہوں، خدا کے لیے کر رہا ہوں، لیکن حقیقت میں آپ یہ سب صرف شہرت کے لیے کر رہے ہو تے ہیں، جہاں سے فخر پسیدا ہوتا ہے اور جب آپ کوئی بھی کام اس طرح کرتے ہیں تو اس کے کرنے کا بھی مطلب نہیں رہ جاتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ یہ سب سمجھ بھی رہے ہیں یا نہیں؟

فرخیا اسی طرح کی کسی چیز کو سمجھنے کے لیے آپ میں آر پار سوچنے کی الہیت ہونی چاہیے۔ آپ کو دیکھنا ہو گا کہ اس کی شروعات کیسے ہوتی ہے، ساتھ میں یہ بھی سمجھنا ہو گا کہ اس کے کون کون سے برے نتائج ہوتے ہیں۔ اسے آپ پورے طور پر سمجھیں جس کا مطلب ہے کہ آپ اس میں اتنی دلچسپی لیں کہ آپ کامن اس کا آخر تک پہچا کرتا رہے، آدھے راستے میں ہی آپ اسے چھوڑ نہ دیں۔ جب آپ چچ مچ کھیل میں دلچسپی لیتے ہیں تو آپ اسے آخر تک کھسلتے ہیں، یہ نہیں کہ آپ نیچے میں ہی اچانک رک جائیں اور گھر پلے جائیں۔ لیکن آپ نے اپنے من کا اس طرح سوچنے کے لیے بھی استعمال نہیں کیا ہے اور تعلیم کا یہ کام ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے پورے عمل کو سمجھنے میں مدد کرے، صرف کچھ موضوعات کے مطالعے تک ہی محدود نہ ہو۔

سوالی: ہمیں پیکن سے ہی بتایا جاتا ہے کہ حسن کیا ہے اور بد صورتی کیا ہوتی ہے اور اس لیے ہم زندگی بھر یہ دھراتے رہتے ہیں، یہ خوب صورت ہے اور وہ بد صورت ہے، کوئی یہ کیسے جانے کہ حقیقت میں حسن اور بد صورتی کیا ہے؟

کرشن مورتی: فرض کر لیجیے، آپ کسی محرب کو حسین کہتے ہیں اور کوئی دوسرا اسے بدہیت کہتا ہے۔ اب کون سی بات اہم ہے؟ اس بات کو لے کر چیزیں

ہے یا بد صورت، آپ میں لڑنا اچھا ہے یا حسن اور بد شکلی ان دونوں کے لیے حساس ہونا؟ ہماری زندگی میں بھی تو گندگی ہے، میل ہے، بے عرقی ہے، دکھ ہے، آنسو ہے اور سکھ بھی ہیں، بنسی بھی ہے اور سورج کی روشنی میں کھلنے والے پھول کا حسن بھی ہے۔ اہمیت کا موضوع تو یہ ہے کہ ہم لیقینی طور سے ہر چیز کے لیے حساس ہوں، ہم یہ فیصلہ نہ کریں کہ کیا حسین، کیا بد صورت ہے۔ ایسا کر کے ہم اپنے آپ کو اصولوں کی گرفت میں دے دیتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں حسن کی پروش کروں گا اور بد صورتی سے دوری اختیار کروں گا، تو کیا ہو گا؟ حسن کی ایسی پروش ہی بے حق کو جسم دے گی۔ یہ ٹھیک ہے اسکے لئے جیسے کوئی شخص اپنے داہنے ہاتھ کو تو بہت مضبوط بنائے اور با میں کو سوکھ جانے دے۔ اس لیے آپ کو حسن اور بد صورتی دونوں کے لیے یکساں طور پر بسید ارہونا ہو گا۔ آپ کو قص کرتی ہوئی پتیاں، پل کے چیخ بہنے والے پانی یا کسی شام کے حسن کو محسوس کرنا ہو گا، اس غریب عورت کو بھی دیکھنا ہو گا جو بھاری بوجھ کے ساتھ جد و جہد کر رہی ہے۔ آپ کو اس کی مدد کرنی ہو گی، اس کے بوجھ کو ہاتھ لگانا ہو گا۔ یہ سب ضروری ہے، تبھی آپ میں ہر چیز کے لیے احساس پیدا ہو گا اور صرف اسی وقت آپ کچھ تخلیق کر سکیں گے نفرت اور برائی کیے بغیر تعادن کر سکیں گے۔

سوالی: مجھے معاف کیجیے، آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کے گروکون تھے؟

کرشن مورتی: کیا اچھے اس بات کی اتنی اہمیت ہے؟ اگر ہاں، تو زندگی کی اس ستاب کو جلا دیں، اسے پھینک دیں۔ جب آپ اتنی معمولی چیز کو کہ گروکوں ہے، اتنی اہمیت دے رہے ہیں، تو مجھے لگتا ہے کہ آپ مکمل زندگی کے وجود کو ہی ختم بنا رہے ہیں۔ آپ دیکھیے کہ ہم ہمیشہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ گروکون ہے، عالم کوں

ہے، یہن کا رکون ہے، جس نے یہ تصویر بنائی ہے۔ ہم بھی بھی تصویر کے بنیادی مقصد کو یہ جانے بغیر کہ اس کا فن کا رکون ہے، خود نہیں تلاش کرنا چاہتے۔ آپ جب شاعری کے تخلیق کار کو جان لیتے ہیں تبھی اس شاعری کو خوب صورت کہتے ہیں۔ یہ غیر مہذب ہے۔ صرف اپنی راتے کا دھرانا ہے، اس طرح آپ اس چیز کی حقیقت کے لیے اپنی داخلی سمجھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ یہ بیٹھتے ہیں کہ تصویر خوب صورت ہے اور آپ اس کے لیے نہایت اچھے ہو جاتے ہیں تو کیا یہ موضوع آپ کے لیے اہم رہ جاتا ہے کہ اسے کس نے بنایا؟ اگر آپ تصویر کی بنیادی بات کو، اس کے سچ کو سچ مج تلاش کرنا چاہتے ہیں تو وہ تصویر خود اپنا مفہوم واضح کر دیتی ہے۔